118538 - بیوی نے زنا کیا اور خاوند نے اسے راز میں ہی رہنے دیا تو کیا اس پر حد جاری کرنا افضل ہے یا وہ توبہ کر لے ؟

سوال

برائے مہربانی میرے سوال کا تفصیلی اور شافی جواب دیں جو میرے دل کو اس چیز سے ٹھنڈا کر دے جو میں نے اپنے رب اور اپنے خاوند اور اپنی جان کے حق میں جرم کیا ہے، میں قصہ لمبا نہیں کرنا چاہتی، یہ علم میں رہے میں توبہ کر چکی ہوں، اللہ کی قسم میں روزانہ اپنے جرم کا سوچتی رہتی ہوں کہ کس طرح میں اس معصیت کا ارتکاب کر بیٹھی، حالانکہ میں ایک دیندار اور نیک خاندان میں پلی اور جوان ہوئی ہوں، جو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہے میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہتی ہوں مجھے معلومات فراہم کریں، میں نے ایسا جرم کیا ہے جس میں حد لگتی ہے اور میرے خاوند کو اس کا علم ہے، اس نے مجھے رسوا کیے بغیر ہی مجھے طلاق دے دی، اور پھر مجھ سے رجوع کر لیا اور میرے گناہ پر پردہ ڈال رکھا، اور ہم نے آپس میں اتفاق کیا کہ مجھ پر حد لگائی جائے! تو میرا خاوند ایک عالم دین کے پاس گیا اس نے جواب دیا کہ اس پر پردہ ڈالو، اور وہ اپنے رب کے ہاں توبہ و استغفار کرے، اور اپنی اصلاح کر لے مجھے جتنا دینی علم ہے اس کے مطابق میرے علم میں آیا ہے کہ اللہ تعالی زانی کو قبر میں عذاب دیگا، تو کیا اگر میں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو موت کے بعد مجھے عذاب ہو گا ؟
برائے مہربانی مجھے شافی جواب دیں، میں سب آراء اور احکام کا مطالعہ کریا ہے، لیکن مجھے صحیح اور غلط کا علم نہیں ہو سکا، برائے مہربانی معلومات فراہم کریں، کیا مجھ پر حد جاری کرنا واجب ہے، یا کہ میری توبہ ہی کافی ہے اور میں ساری زندگی ذلیل ہو کر بسر کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اپنا جواب مسلمانوں کو تقوی اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت سے کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے حالات سے عبرت و نصیحت پکڑیں، اور اپنے آپ یہ اعتقاد مت رکھیں کہ وہ فحاشی اور برائیوں میں پڑنے سے دور ہیں بلکہ وہ بری صحبت اور ہیجان آمیز دوستی سے دور رہیں اور ان میں کوئی بھی ایسی لذت حاصل کر کے اپنے آپ پر ظلم نہ کرے کہ لذت ختم ہو جائے اور حسرت و افسوس باقی رہے اور وہ اسی حالت میں رب سے جا ملے، کیونکہ اللہ کی نافرمانی کرنے والے ہر بندے کو سچی توبہ کرنے کا موقع نہیں ملتا، بلکہ کوئی بندہ ہو سچی توبہ کر کے نیکیاں کرتا ہے.

دوم:

ہمارے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں جو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس کی اتنی ثنا اور تعریف جس کا وہ اہل ہے، یقینا وہ اللہ تقوی و مغفرت کا مالك ہے، اور ہم اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر اور اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق بخشی، اور آپ کے لیے صحیح راہ کی طرف پلٹنا آسان کیا کیونکہ ہر معصیت و نافرمانی کرنے والے کو معصیت سے چھٹکارے کی توفیق حاصل نہیں ہوتی، اور نہ ہی ہر کوئی معصیت کے بعد توبہ کرتا ہے، آپ کو تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ توبہ کرنے کی توفیق دی اس سے آپ اپنے رب کی جتنی بھی تعریف اور اس کا شکر ادا کریں کم ہے، اللہ عزوجل کی کثرت سے حمد و ثنا اور تعریف کیا کریں.

کیونکہ اگر اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو توبہ کی توفیق نہ دیتا تو آپ اس نعمت سے لطف اندوز نہ ہوتیں، اور آپ کے دل میں اس معصیت کا مرتکب ہونے کی جو حسرت و الم باقی ہے امید ہے اللہ تعالی اسے آئندہ یہ معصیت کرنے میں دیوار اور حائل بنا دیگا، اور ہو سکتا ہے اس الم اور تکلیف کی بنا پر کوئی ایسا آنسو نکل آئے جو دل سے معصیت و نافرمانی کے خبث کو پاك کردے، اور امید ہے کہ اس معصیت کے بعد آپ کی یہ تکلیف و الم ایسا اطاعت پیدا کر دے جس پر آپ ہمیشہ قائم رہیں، حتی کہ آپ اپنے رب سے جا ملیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور دن کے دونوں سروں میں نماز پڑھا کرو، اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقینا نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے هود (114).

سوم:

ہم شریف الاصل اور ذکی خاوند کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے، جس نے اپنی نادم اور تائب بیوی کو ذلیل نہیں کیا اور اس کے معاملہ کو اچھالا نہیں، اور یہ عقلمندی اور ذکاوت و شرف النسل اور بہتر دین والا ہونے کی علامت ہے، ہم اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی مومن شخص کی دنیاوی تکلیف دور کی اللہ تعالی روز قیامت اس کی تکلیف دور کریگا، اور جس کسی نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالی اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیگا، اور جس کسی نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کریگا، اور اللہ تعالی بندے کی معاونت میں رہتا ہے جب کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2699).

چہارم:

ہم صاحب ذکاوت اور توفیق پانے والے خاوند کو کہینگے: عالم دین نے اسے جو کچھ کہا ہے کہ بیوی کا پردہ رکھو، اور وہ اپنی اصلاح کر لے، یہ چیز تو متعین ہے، اور کسی بھی شخص کے لیے کسی حد لاگو ہونے والے جرم کے مرتکب شخص پر خود ہی حد جاری کرنا جائز نہیں، بلکہ حدود تو شرعی حکمران یا اس کا نائب جاری اور لاگو کریگا، اور پھر آپ ایسے ملك میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں حدود کا نفاذ نہیں، اور نہ ہی اللہ کی شریعت کا نفاذ کیا جاتا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء کرام کا کہنا ہے: امام یا جس کے امام سپرد کر دے اسکے علاوہ کوئی اور حد لاگو نہیں کر سکتا " انتہی.

دیکھیں: شرح المسلم (11 / 193).

خاوند اور بیوی کو علم ہونا چاہیے کہ: اگر وہ دونوں مسلمان ملك میں رہتے ہیں، اور ان کا حکمران شرعی حدود کا نفاذ کرتا ہے، تو ہم انہیں یہ نصیحت نہیں کرتے کہ وہ قاضی یا حاکم کے پاس جائیں تا کہ اس کی بیوی پر حد لگائی جا سکے، کیونکہ گنہگار کا اپنے آپ پر پردہ ڈالنا اسے ذلیل کرنے اور گناہ کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے، چاہے اس کے بعد اس کو پاك کرنے والی حد لگائی جائے، ہم اسے بھی وہی نصیحت کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ راشد ابو بکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما نے کی تھی.

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ:

" ماعز رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاك کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

تیرے لیے ہلاکت ہو جاؤ جا کر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کر لو "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس قصہ (یعنی ماعز رضی اللہ تعالی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا) سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ: اس طرح کے معاملہ میں واقع ہونے والے کے لیے اللہ کی طرف توبہ کرنا اور اپنے گناہ پر پردہ ڈالنا مستحب ہے، اور وہ کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرے، اور نہ ہی اپنے آپ کو رسوا کرے، اور نہ ہی اسے قاضی اور حاکم کی طرف اس معاملہ کو اٹھائے، جیسا کہ اس قصہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمايا:

" اگر تم اسے اپنے كپڑے سے چھپا ليتے تو تيرے ليے يہ بہتر تھا "

امام شافعى رحمہ اللہ نے بھى بالجزم كہا ہے: ميں يہ پسند كرتا ہوں كہ جو شخص كوئى گناہ كر بيٹھے اور اللہ تعالى نے اس پر پردہ ڈال ديا ہو تو وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے ركھے اور توبہ كر لے، انہوں نے ابو بكر اور عمر رضى اللہ تعالى عنہما كے ساتھ ماعز كے قصہ سے استدلال كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: فتح البارى (12 / 124 ـ 125).

پنجم:

ہم سوال كرنے والى بہن سے گزارش كرينگے كہ توبہ كا دروازہ كھلا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى رات كے آخرى حصہ ميں اپنے ہاتھ پھيلاتا ہے كہ دن كو گناہ كرنے والا رات كو توبہ كر لے، اور دن كو ہاتھ پھيلاتا ہے كہ رات ميں گناہ كرنے والا توبہ كر لے.

اور يہ علم ميں ركھيں كہ اللہ سبحانہ و تعالى اپنے بندوں كى توبہ قبول كرتا ہے، اور اگر وہ سچى توبہ كريں تو اللہ تعالى ان گناہوں كو نيكيوں ميں بدل ديتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور يقينا ميں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك عمل كريں اور راہ راست پر بھى رہيں طہ (82).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسى دوسرے كو معبود نہيں بناتے اور كسى ايسے شخص كو جسے قتل كرنا اللہ تعالى نے حرام كيا ہے وہ بجز حق كے اسے قتل نہيں كرتے، اور نہ وہ زنا كے مرتكب ہوتے ہيں، اور جو كوئى يہ كام كرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائيگا .

اسے قيامت كے روز دوہرا عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذلت و خوارى كے ساتھ ہميشہ اسى ميں رہيگا .

سوائے ان لوگوں كے جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك كام كريں، ايسے لوگوں كے گناہوں كو اللہ تعالى نيكيوں ميں بدل ديتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانى كرنے والا ہے الفرقان (67 ـ 70).

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور سب گناہوں سے درگزر فرماتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے

ایمان والوں اور نیك عمل کرنے والوں کی سنتا ہے، اور انہیں اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دیتا ہے، اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے الشوری (25 ـ 26).

توبہ صحیح ہونے کے لیے کچھ شروط کا پایا جانا ضروری ہے، اور وہ شروط درج ذیل ہیں:

1 ـ گناہ کو فورا چھوڑ دینا.

2 ـ اپنے فعل پر نادم ہونا.

3 ـ آئندہ وہ کام نہ کرنے کا عزم کرنا.

اللہ کی بندی آپ یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر فضل و کرم کیا ہے، اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائیگا، اس لیے آپ شیطان سے بچ کر رہیں کہ کہیں وہ آپ پر تسلط نہ جما لے، اور آپ کے دل اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے، یا پھر وہ آپ کو اللہ کی رحمت سے نامیدی میں ڈال دے.

یہ بھی علم میں رکھیں کہ وہ لعین اور خبیث شیطان بندوں کو صرف معصیت و نافرمانی میں ڈال کر ہی بس نہیں کر جاتا، بلکہ وہ ان کے ساتھ ایك اور کھیل یہ کھیلتا ہے کہ انہیں گناہوں سے توبہ کرنے سے روك دیتا ہے، اس لیے آپ اس سے بچ کر رہیں.

اور یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی کا فضل و کرم بہت وسیع ہے، صرف یہ ہے کہ آپ اپنے اور اپنے پرودگار میں مابین اصلاح کر لیں، اپنے معاملات رب سے درست کر لیں، تو اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر اور ولی ہے، وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق بخشےگا، یہ جان لیں کہ توبہ کرنے میں ذلت و رسوائی نہیں، بلکہ اصل ذلت و رسوائی تو اللہ کی نافرمانی و معصیت میں ہے.

آپ توبہ کرنے سے ایك سعادت مند اور خوشی و راحت کی زندگی بسر کرینگی، جس میں اللہ کا ذکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری، اور اس کی توفیق و معاونت شامل ہے.

مزید اہمیت کی بنا پر آپ سوال نمبر (47834) اور (27113) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .